البقرۃ: 223

یہاں کھیتی کہا گیا - باغ نہیں کہا گیا - باغ میں اکثر لوگ صرف سیر و تفریح کے لیے یا دل بہلانے جاتے ہیں لیکن کھیتی میں انسان کچھ اگانے جاتا ہے صرف سیر و تفریح کے لیے نہیں جاتا - صرف دل بہلانے نہیں جاتا - بلکہ اس سے کچھ حاصل کرنے جاتا ہے -

کھیتی بہت ہی Meaningful لفظ ہے - بیوی کو کھیت کہہ کر اسے بڑی عزت دی گئی ہے -
کھیت ایک قیمتی چیز ہوتی ہے - عورت ایک اہم اور قیمتی چیز ہے جو قابلِ توجہ چیز ہے -

میاں بیوی کا ایکدوسرے سے تعلق ایسا ہی ہوتا ہے جیسے کسان کا اپنے کھیت سے ہوتا ہے - بیوی کو کھیتی کہہ کر بیوی کی اہمیت بتائی جا رہی ہے - کسی بھی کسان کو اپنی کھیتی اپنی زندگی میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے - کھیت سے کسان کبھی بھی غافل نہیں ہو سکتا - اسی طرح شوہر کو اپنی بیوی سے غافل نہیں ہونا چاہیے -

کسان (شوہر) اپنے کھیتی (بیوی) کی دیکھ بھال کرتا ہے - یہ ساری چیزیں اس وقت ہو سکتی ہے جب اس میں دلچسپی اور اسکے لیے اسکے پاس وقت ہوگا - اگر کھیتی کے پاس جانے کسان کے پاس وقت نہ ہو تو کھیتی کا کیا حال ہوگا! کھیتی برباد ہوگی - اس سے یہ بات شوہر کو بتائی جا رہی ہے کہ بیوی کی طرف تمہاری توجہ ہو، اس میں دلچسپی ہو اور ذمہ داری کا احساس ہو -

أَنَّىٰ شِئْتُمْ ← جب بھی / جہاں سے چاہو تم - اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ شوہر جیسے چاہے بیوی سے تعلق قائم کرے - عملِ قومِ لوط، Anal Sex یا کوئی اور غیر فطری طریقہ بیوی سے کرنا حرام ہے - کئی حدیثوں سے اس بات کی دلیل ملتی ہے کہ غیر فطری طریقہ کرنا ناجائز ہے کیونکہ یہ عورت پر ظلم میں آتا ہے - پچھلی آیت 222 میں پہلے ہی بتایا گیا "مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ" (جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا [یعنی فطری طریقہ]) کچھ لوگ صرف اتنا حصہ ہی قرآن کا quote کرتے ہیں اور اسی کو دلیل بناتے ہیں کہ کسی طرح بھی بیوی سے تعلق قائم کیا جا سکتا ہے - وہ پچھلی آیت اور حدیثوں کا حوالہ نہیں دیتے -
اگر شوہر کسی اور جگہ سے آتا ہے تو وہ کھیتی والا تعلق نہیں ہو سکتا - اس سے اولاد تو پیدا نہیں ہو سکتی - غیر فطری طریقے کی کوئی گنجائش نہیں - غیر فطری طریقہ Abnormal ہے اور طہارت کے تقاضوں کے بھی خلاف ہے -
پچھلی آیت میں حیض کی حالت میں بیوی سے تعلق قائم کرنے سے روکا گیا تو سوچیے کسی غیر فطری طریقوں کو اختیار کرنے کی کیسے رخصت اور گنجائش ہو سکتی ہے! پھر تو پچھلی آیت میں یہ کہنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی کہ حیض کی حالت میں بیوی سے جسمانی تعلق قائم نہ کرو - اسلیے یاد رکھیے! جو مخصوص جگہ ہے (فطری طریقہ ہے) اسی کا استعمال ہوگا - ہاں! اس میں کچھ آگے پیچھے ہو سکتا ہے - ترمذی (حسن) ← عمرؓ رسول ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگے "میں ہلاک ہو گیا" آپ ﷺ نے پوچھا "تجھے کس چیز نے ہلاک کیا؟" کہنے لگے "آج میں نے اپنی سواری پھیر لی"۔ آپ ﷺ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی - (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) "آگے سے صحبت کرو یا پیچھے سے مگر دبر میں یا حیض کی حالت میں مجامعت نہ کرو" یعنی عورت کی position کوئی بھی ہو سکتی ہے لیکن مقام وہی ہوگا - ترمذی (حسن) ← "اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف دیکھے گا بھی نہیں جس نے کسی مرد یا عورت کی دبر میں جنسی خواہش کی تکمیل کی" - کہا جاتا ہے کہ قومِ لوط پہلے اپنے بیویوں کی دبر سے جنسی خواہش پوری کرتے تھے پھر بعد میں عورت کی ضرورت نہ رہی تو مردوں سے تعلق شروع کیا - واللہ اعلم

کھیت :- 1) کسان کھیت سے غافل نہیں ہو سکتا - 2) کھیت کو آباد کیا جاتا ہے -
3) کھیت کی حفاظت اور نگرانی کی جاتی ہے 4) کھیت میں انسان جا کر خوش ہوتا ہے
5) کھیتی ملکیت میں ہوتی ہے - اس میں جانے کی کوئی پابندی نہیں ہے - [بیوی سے ملاقات کرنے کا وقت مقرر کرنے کی ضرورت نہیں - میاں جب چاہے اپنے بیوی کے پاس جا سکتا ہے -]

وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ← اور تم اپنی ذات کے لیے (نیک عمل) آگے بھیجو -
کھیت عموماً انسان کو اپنے اندر مشغول کرتی ہے - کیونکہ ذمہ داریاں اور کام بہت زیادہ ہوتا ہے - جسکی وجہ سے انسان اپنے باقی چیزوں کو بھول جاتا ہے - اسی لیے یہاں فرمایا کہ بیوی سے تعلق، لطف جائز ہے لیکن یہی صرف زندگی نہیں ہے بلکہ اسکے علاوہ اور بھی کچھ کام ہیں - جیسے 1) فرائض کی ادائیگی ← نمازوں کی پابندی... 2) آخرت کی فکر 3) اولاد بھی ہو (محض تفریح نہ ہو - کیونکہ کھیت میں کوئی صرف سیر و تفریح کے لیے نہیں جاتا) - اپنے اعمالِ صالح اور اولاد پر بھی توجہ دو / ایکدوسرے کو نیکی کرنے کی بھی ترغیب دلاؤ - اپنے دنیا و آخرت کے مستقبل کی بھی فکر کرو - دنیا کا مستقبل ← اپنی روزی روٹی اور دوسری بھی ذمہ داریاں پوری کرو - اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرو -

بخاری ← "جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھ لے [بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ! جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا] (اللہ کے نام سے، اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے بچا) تو اس صحبت کے نتیجے میں اگر ان کے ہاں اولاد پیدا ہو تو شیطان اسے کبھی بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا"!

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ ← میاں بیوی کے تعلق کی بات کرتے کرتے آخر میں تقویٰ اور اللہ سے ملاقات کی بات کی گئی - اگر کسی مرد کو یہ پتہ ہو کہ مجھے بیوی کے معاملے میں اللہ کو جواب دینا ہے تو وہ کیسے بیوی پر زیادتی کر سکتا ہے! وہ تو پھر بہت محتاط ہو کر زندگی گزارے گا - پتہ ہونے کے بعد کوئی بھی عورت کے حقوق نہیں مار سکتا پھر - اسطرح عورت کے حقوق کو Protect کیا گیا ہے -
اللہ کا خوف اور اسکی ملاقات کا احساس دلا کر کہ تمہیں ایک دن اللہ کے سامنے کھڑے ہونا ہے تو سوچ کر اسے تم کیا جواب دوگے -

* مُّلَاقُوهُ ← اس لفظ کا وزن اور مرکب قابلِ غور ہے (1) وزن: یہاں یہ لفظ مفاعلہ کے وزن پر ہے - اگر یہ تفاعل کے وزن پر ہوتا تو "تلاقا" ہوتا - یہ اس وقت ہوتا ہے جب دو لوگ ایکدوسرے سے ملے - یعنی دونوں الگ الگ سمت سے ایک ہی وقت اور ایک ہی جگہ ملاقات کرے - اس میں دونوں فاعل (ملاقات کرنے والے) ہوتے - لیکن یہاں تفاعل وزن نہیں ہے بلکہ مفاعلہ کا وزن (لاقا) ہے - اس وزن میں ایک فاعل (یہاں مراد لوگ) اور دوسرا مفعول (یہاں مراد اللہ) ہوتا ہے - یعنی لوگ (فاعل) اللہ (مفعول) سے ملاقات کرنے آئیں گے - مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن تم لوگ اللہ سے ملاقات کرنے آؤ گے - اللہ تم سے ملاقات کرنے نہیں آئیگا - اسلیے کہا وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ (جان لو! کہ بے شک تم سب اللہ سے ملاقات کرنے آؤگے) -
(11) مرکب: اللہ سے ملاقات کے بارے میں قرآن میں کئی مرتبہ ذکر ہے لیکن کبھی بھی اللہ نے ملاقات کے لیے فعل (Verb) استعمال نہیں کیا - بلکہ ہمیشہ "اسم" استعمال کیا - جیسے البقرۃ: 46 / ھود: 29 ← مُّلَاقُو رَبِّهِمْ
الانشقاق: 6 ← فَمُلَاقِيهِ اور یہاں بھی مُّلَاقُوهُ اسم استعمال کیا گیا - جس میں مضاف ← مُلَاقُوا (اسم الفاعل) اور مضاف الیہ ← هُ (اسم المفعول) دونوں (مضاف اور مضاف الیہ) مل کر مرکب اضافی ہیں - مرکب اضافی کے دونوں الفاظوں میں Strong bond ہوتا ہے -
اگر أَنتُمْ تُلَاقُونَهُ ہوتا تو فعل اور مفعول بہ (Object) الگ ہو جاتے جبکہ مرکب اضافی میں مضاف (مُلَاقُو) اور مضاف الیہ (هُ) دونوں اسماء علیحدہ نہیں ہوتے - یعنی یہ ہماری اور اللہ کی ملاقات Inseparable ہے - اس ملاقات کے درمیان کوئی اور حائل نہیں ہوگا - یعنی کوئی بھی رکاوٹ (Barrier) یا حجاب یا ستر ہمارے اور اللہ کے درمیان نہیں ہوگا -

جب ہم یہ سنتے ہیں کہ ہمیں اللہ کی ملاقات کے لیے جانا ہے تو ہمارے دل اپنی کرتوتوں کی وجہ سے ڈر جاتے ہیں اسلیے آگے فرمایا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ← اور خوشخبری دو مومنوں کو - کون ہے مومن! جو صحیح طور پر حقوق ادا کرنے والے ہیں - یونس: 64 ← "انکے لیے دنیا میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی خوشخبری ہے"۔ دنیا میں خوشخبری یہ ہے کہ آپس کے تعلقات اچھے ہونگے - ویسے بھی میاں بیوی کا تعلق بذاتِ خود جو دنیا کا کام ہے وہ بھی عبادت ہے - اس تعلق میں بھی اجر ہے - دونوں کا ایکدوسرے کے حقوق (بعض اوقات نہ چاہتے ہوئے بھی) ادا کرنے میں بھی اجر ہے - جو خالصتاً دنیا کا کام ہے اس پر بھی ثواب ہے - ثواب حاصل کرنے کی خوشخبری بھی بڑی خوشخبری ہے - دوسری خوشخبری یہ ہے کہ اس تعلق کے نتیجے میں جو اولاد ہوگی وہ بھی خوشخبری ہے - اگر اولاد اچھے کام کرے / اچھی career لے / اچھے status پر لگے... وہ بھی خوشخبری ہے - آخرت میں خوشخبری یہ ہے کہ اگر وہ اولاد نیک کام کرتی ہے تو مرنے کے بعد بھی صدقہ جاریہ بنتی ہے - آخرت میں بھی نیک اولاد کی وجہ سے والدین کے درجات بلند ہوتے ہیں -
کچھ لوگ شادی تو کرتے ہیں لیکن بچے پیدا نہیں ہونے دیتے تاکہ عورت مال کماتے رہے یہ عورت پر ظلم ہے - اسی طرح بچے ہونے کے بعد بچوں کی پرواہ نہیں کرتے صرف مال کمانے میں ہی لگ جاتے ہیں پھر اولاد بگڑ جاتی ہے جو بڑی مصیبت ہوتی ہے - اس میں کوئی خوشخبری نہیں کیونکہ آخرت میں اسکی پوچھ ہوگی / اسی طرح یہ بھی خوشخبری ہے کہ آخرت میں دوبارہ وہ جوڑا ملے گا - اور وہاں خوش رہیں گے
جائز تعلقات میں کئی خوشخبریاں: نکاح، اولاد، اولاد کی کامیابیاں، آخرت میں اولاد کی وجہ سے درجوں کا بلند ہونا - اگر ناجائز تعلقات ہو تو یہ ساری خوشخبریاں نہیں مل سکتی -

اس سے پتہ چلتا ہے کہ شوہر بیوی کے تعلقات کے بہتری کا انحصار تقویٰ اور آخرت کے ملاقات کے یقین پر ہے کہ آگے اللہ سے ملاقات کرنا ہے - اس وقت ہمیں جواب دینا ہوگا -

یاد رہے اگر میاں بیوی کے تعلقات اچھے ہونگے تو عبادات بھی صحیح ہو سکے گی - بچوں کی تربیت بھی صحیح ہوگی اور باقی معاملات بھی صحیح ہو سکتے ہیں - پھر ایکدوسرے کے حقوق مارے نہیں جائیں گے -
امتِ مسلمہ اپنا فرض ادا نہیں کر سکتی جب تک اپنے خاندانی اور ازدواجی زندگی کی اصلاح نہیں کرتی -